سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی خاوند بیوی کی دبر استعمال کرے تو کیا اس کی شادی باطل ہوجاتی ہے اور کیا دوبارہ شادی کی جائیگی ؟

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنے لیے (نیک اعمال) آگے بھیجو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے البقرۃ (223).

لفظ حرث یعنی کھیتی یہ فائدہ دیتا ہے یہ اباحت صرف فرج یعنی قبل میں ہوگا خاص کر جبکہ وہ اولاد پیدا ہونے کی کھیتی ہے ، یہاں مشابہت یہ دی گئی ہے کہ ماں کے رحم میں نطفہ ڈالا جاتا ہے جس سے نسل پیدا ہوتی ہے ، جس طرح زمین میں بیج ڈالا جاتا ہے جس سے نباتات اگتی ہیں کیونکہ یہ دونوں میں مادہ ہے

اور قولہ : " انی شئتم " یعنی جس طرف سے بھی چاہو چاہے پچھلی جانب سے یا اگلی جانب سے اسے بٹھا کر یا لٹا کر لیکن جماع حرث یعنی کھیتی میں ہو (یعنی فرج جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے).

شاعر کا کہنا ہے :

رحم تو ہمارے لیے کھیتیاں ہیں ہم پر تو صرف اس میں بیج بونا ہے اور اللہ کے ذمہ اس کو اگانا

ابن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" یقینا اللہ تعالی حق سے نہیں شرماتا ، تم عورتوں کی دبر کو استعمال مت کرو "

مسند احمد (213/5) یہ حدیث حسن ہے

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جو شخص اپنی بیوی کی دبر استعمال کرتا ہے اللہ تعالی اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں "

اسے ابن ابی شیبہ (529/3) اور ترمذی حدیث نمبر (1165) میں روایت کیا اور اسے حسن قرار دیا ہے

دیکھیں : نیل المرام تالیف صدیق حسن خان (154-151/1).

لیکن اگر کسی شخص نے ایسا کر لیا تو اس کی بیوی کو طلاق شمار نہیں ہوگی جیسا کہ اکثر لوگوں میں مشہور ہے کیونکہ اس کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ملتی

لیکن یہ ہے کہ علماکہتے ہیں اگر کسی شخص کی یہ عادت بن جائے تو بیوی کے لیے اس سے طلاق حاصل کر سکتی ہے کیونکہ یہ فسق ہے اور وہ اس فعل کی بنا پر بیوی کو اذیت سے دوچار کر رہا ہے

اوراسی طرح شادی کی غرض اور مقصد بھی اس سے حاصل نہیں ہوتا، بیوی کو اس خبیث اور گندے کام کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے اور اپنے خاوند کو نصیحت کرے اور اللہ کا ڈر پیدا کرے اور اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والے کی سزا یاد دلائے، اگر تو خاوند اس فعل سے توبہ کر لے تو اس کے ساتھ باقی رہنے میں کوئی مانع نہیں، اور اس سے تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوگی

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

واللہ اعلم.